www.tahirulpadri.com

آل انڈیا سنی تبلیغی جماعت، رضا اکیڈمی، جماعت رضائے مصطفیٰ

ودیگر سُنّی تنظیموں کی کوششیں رنگ لائیں، طاہر الپادری کو ممبئی میں بیانات کی مشروط اجازت

ممبئی کے سنّیوں نے طاہر القادری کو ناکوں چنے چبوادیئے، شدید مخالفت و مزاحمت سے منہاجین پریشان

الحمدللہ!!! **ممبئی کی سُنّیت زندہ باد**۔ جہاں ایک طرف بنگلور، حیدرآباد، بڑودہ کے بھولے بھالے اور صلح کلی مسلمانوں نے طاہر الپادری کے جلسوں میں شریک ہوکر اس کے پروگرام کو کامیاب بنایا، وہیں ممبئی کے جیالے سنّیوں نے طاہر الپادری کو ناکوں چنے چبوادیئے۔ جیسے ہی یہ اطلاع ملی کہ طاہر الپادری کے پروگرام ممبئی میں ہونا طے ہو چکے ہیں۔ یہاں کی سنّی تنظیمیں رضا اکیڈمی، آل انڈیا سنّی تبلیغی جماعت، آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ، آل انڈیا سنّی جمعیۃ العلما، تنظیم ائمہ مساجد، انجمن برکاتِ رضا، دارالعلوم حنفیہ رضویہ وغیرہ سب چوکنا ہوگئیں اور اس فتنۂ طاہری کے خلاف محاذ بنالیا گیا۔ گذشتہ دو ہفتوں سے مسلسل ممبئی بھر میں علما و مشائخ کی میٹنگیں کر کے انہیں طاہر الپادری کا صحیح رُخ دکھایا گیا، جس سے ممبئی کے سنّی علما میں بیداری کی لہر پیدا ہوئی۔ اسی سلسلے میں گذشتہ جمعہ کو ممبئی کی تمام مساجد میں طاہر الپادری کی حقیقت بیان کرتے ہوئے ان کے کفریہ و شرکیہ عقائد سے آگاہ کیا گیا۔ جس کا اتنا زبردست اثر ہوا کہ کل تک جو لوگ طاہر الپادری کے زبردست معتقد تھے، حقیقت جان کر وہ لوگ تائب ہوگئے اور طاہر کی نجاست سے اپنے دامن کو پاک کیا۔ الحمدللہ رب العٰلمین

اس کے علاوہ ممبئی کے اردو، انگریزی، ہندی تمام ہی اخبارات میں رضا اکیڈمی، آل انڈیا سنی تبلیغی جماعت ودیگر سنّی تنظیموں کی جانب سے طاہر کے خلاف بیانات شائع ہوئے۔ میڈیا کے ذریعے یہ بتایا گیا کہ یہ شخص نہ صرف اسلام کا دشمن ہے، بلکہ ہندوستان کا بھی دشمن ہے۔ یہ ہندوستان کو دہشت گرد ملک کہتا ہے۔

اسی بنیاد پر ممبئی کی ہائی کورٹ میں رضا اکیڈمی کے سکریٹری کی جانب سے عرض داشت داخل کی گئی کہ ایسا شخص جو کشمیر کی علیحدگی کی بات کرتا ہے اور ہندوستان کو دہشت گرد ملک کہتا ہے، اس کو ہندوستان میں آنے اور تقریر کی اجازت کیوں دی گئی۔ ۱۳/ مارچ ۲۰۱۲ء کو رضا اکیڈمی نے متنازعہ عالم دین کے ممبئی و مہاراشٹر ریاست میں پابندی کا مطالبہ کرتے ہوئے ان کے خلاف تعزیراتِ ہند کی دفعہ 153-B کے تحت مقدمہ قائم کرنے کا مطالبہ کیا۔ عرض گزار تنظیم نے بتایا کہ ڈاکٹر طاہر الپادری نے اپنے بیان میں یو این او کو بھی اس معاملے میں مداخلت کرنے کو کہا اور کشمیر میں اس بات پر الیکشن کروانے کی بات کہی تھی کہ کشمیری کس ملک میں شامل ہونا چاہتے ہیں؟ رضا اکیڈمی کے صدر سعید نوری کے مطابق ڈاکٹر طاہر الپادری کے اقتباسات سے ہندوستانی شہریوں کی دل آزاری ہوئی ہے۔ عرض گزار نے عدالت کو بتایا کہ مذکورہ تمام باتیں ہندوستان کے موقف کے خلاف ہیں۔ کشمیر ہندوستان کا ایک اٹوٹ حصہ ہے۔ اسے الگ کرنے کی بات کرنا، مانو ہندوستان کو توڑنے کی بات کی جارہی ہو۔ نیز ان بیانات سے یقیناً ہندوستان کی دل آزاری ہوتی ہے۔

عرض گزار کے وکیل امتیاز پٹیل نے آج عدالت کے روبرو ڈاکٹر طاہر الپادری کے کشمیر کے تعلق سے دیئے گئے بیان کے اقتباسات بھی پیش کیے اور کہا کہ ڈاکٹر قادری کی تمام باتیں ہندوستان کے موقف کے خلاف ہیں۔ کشمیر ہندوستان کا ایک اٹوٹ حصہ ہے۔ اسے الگ کرنے کی بات کرنا، مانو ہندوستان کو توڑنے کی بات کی جارہی ہو۔ نیز ان بیانات سے یقیناً ہندوستان کی دل آزاری ہوتی ہے۔

ایڈوکیٹ پٹیل نے عدالت کے روبرو ڈاکٹر قادری کی ایک دوسری تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پاکستانی شہری عالم دین نے اپنی ایک تقریر میں کہا تھا کہ "پاکستان نے پر امن ہونے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور انڈیا نے جارح اور دہشت گرد ہونے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔"

۱۵/ مارچ کو دوسری پیشی کے دوران جسٹس ایم وی کناڈے اور جسٹس پی ڈی کودے پر مشتمل دو رکنی بنچ نے یہ طاہر القادری کو برلا ماتو شری ہال (مرین لائن) میں تقریر کی مشروط اجازت دیتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی تقریر میں صرف امن و سلامتی پر بات کریں گے۔ اس کے علاوہ کوئی سیاسی یا مذہبی بیان نہیں دیں گے، ورنہ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

عدالت نے سرکاری وکیل کے بیان کو ریکارڈ پر لینے کے بعد معاملے کی سماعت ۱۶/ مارچ تک کے لیے ملتوی کردی اور مزید ہدایت دی کہ

www.tahirulpadri.com

پولیس اس ضمن میں کل ایک رپورٹ عدالت میں اور پیش کرے۔ نیز اس کے بعد ہی طاہر القادری کو مستقبل کے پروگراموں کی اجازت دی جائے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ طاہر القادری کو ممبئی میں پروگرام کی اجازت مل گئی، لیکن الحمدللہ ممبئی کے مسلمانوں کے لیے یہ ہی بڑی بات ہے کہ طاہر القادری کی تحریک منہاج القرآن کو ممبئی میں جس قدر پریشانی اور دقت اُٹھانا پڑی وہ ہمیشہ یاد رکھنے لائق ہے۔ اور مستقبل میں وہ یہاں پروگرام کرنے کے بارے میں سو بار سوچیں گے۔ **ان سب کارروائیوں کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ کل تک جو لوگ طاہر القادری کے اندھے معتقد تھے، وہ لوگ آج اس سے دور ہوگئے۔ یہی اہلِ سنّت کی فتح و جیت ہے۔**